© rasailojaraid.com

آہ! پروفیسر سیّد اللہ بخش گیلانی مرحوم

گذشتہ سال کئی نامور علماء و فضلاء یکے بعد دیگرے عالمِ آخرت کو روانہ ہو گئے، جن میں پروفیسر سیّد ابوبکر غزنوی، پروفیسر اسلم ملک اور مولانا نصر اللہ خاں عزیز خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان واجب الاحترام شخصیتوں کے جدائی کے زخم ابھی تازہ تھے، اور اُن کی موت سے اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت سے دلچسپی رکھنے والے احباب میں دل گرفتگی کی شدت میں ابھی کوئی کمی نہیں پیدا ہوئی تھی، کہ ۲۹ر جنوری ۱۹۷۷ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

سیّد اللہ بخش گیلانی مرحوم ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم کے دستِ راست اور آل پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگریس کے دوسرے اکیڈمیک و ایڈ منسٹریٹو ڈائریکٹر تھے۔ وہ اس ادارے کے بانی ڈائریکٹروں میں سے تھے۔ [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رموز میں غور و خوض عمر بھر ان کا معمول رہا۔ اور اس غرض کے لیے بے شمار علما سے کسب فیض کیا اور اس غرض کے لیے دُور دراز علاقوں کے سفر کیے۔ چند سال ابوالکلام آزاد کے ساتھ رہے۔ پھر کچھ عرصہ علامہ مشرقی کے بھی ساتھ رہے۔ مولانا مودودی سے بھی بہت متاثر تھے، اور علامہ اقبال اور ڈاکٹر محمد رفیع الدین کے ساتھ اُن کی عقیدت مندی، ان کے فلسفیانہ ذوق کا ایک قدرتی نتیجہ تھی۔ جامعہ الازہر مصر گئے تو وہاں جانے کی غرض و غایت بھی قرآن فہمی کے علاوہ کچھ نہ تھی۔ جب گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے لیکچرر تھے۔ تو ہوسٹل کی مسجد میں ہر جمعہ کو درسِ قرآن دیا کرتے تھے اور گلبرگ مین مارکیٹ کے قریب مسجد میں درسِ قرآن دیتے رہے۔ جن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ شریک ہوا کرتے تھے۔ قرآن فہمی کے بارے میں ان کا اسلوب و انداز عقلی (RATIONALISTIC) تھا۔

اس سلسلے میں ان کی ایک چھوٹی سی کتاب "آیات بینات" بھی شائع ہوئی تھی۔ جسے ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا تھا۔ راقم الحروف اُن سے بہت اصرار کیا کرتا تھا، کہ وہ اپنے حاصلاتِ فکر کو قلم بند کر جائیں لیکن آخر عمر میں اُن کے گھریلو مشاغل اتنے بڑھ گئے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کام کی طرف دل جمعی کے ساتھ متوجہ نہ ہو سکے۔ اپنے چھوٹے بھائی واجد علی شاہ کے قتل کے بعد تو وہ بہت ہی پریشان رہتے تھے اور ہر وقت کھوئے کھوئے سے رہتے تھے۔ افسوس کہ قرآنی اسرار و رموز کے خزینوں کو اپنے سینے میں لیے قبر میں پہنچ گئے۔ قرآن کا نور اُن کی قبر کو منوّر تو رکھے گا لیکن اب ہم اس نور سے کسبِ فیض نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اُن کی لحد پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔

© rasailojaraid.com